آغاخان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ

ایس ایس سی II مئی 2013 اُردو امتحانی رپورٹ

اس مسودے میں طلبہ کی کارکردگی کو پیش کیا گیا ہے جنھوں نے 2013 کے اردو امتحان میں شمولیت اختیار کی۔ اس کے ساتھ ہی ان تاثرات کو بھی پیش کیا گیا ہے جو طلبہ کے لکھے جانے والے جوابات کی خوبیوں اور خامیوں کی نشان دہی کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ مسودہ بورڈ کی جانب سے پیش کردہ امتحانی نصاب اور تجویز کردہ " تخصیص پرچہ جات " جو امتحانی نصاب کے ساتھ منسلک ہے اور جس سے یقینی طور پر اساتذہ اور طلبہ واقف ہیں اسے پیشِ نظر رکھتے ہوئے ممتحن نے امتحان میں جو بھی سوال پوچھے وہ مجوزہ تعلمی حاصلات (SLO) کے مطابق تھے اس کے علاوہ زبان کی مہارتوں پر مبنی مخصوص تفہیمی سطحوں (cognitive levels) کے حوالے سے بھی سوالات کیے گئے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اساتذہ اور طلبہ اس بات سے بھی بہ خوبی آگاہ ہوں کہ سوالات کے حوالے سے نمبروں کی تقسیم کیا ہے۔ یہ بات بھی قابلِ فکر ہے کہ طلبہ سوالات کو پڑھنے میں اپنا وقت صرف نہیں کرتے ہیں، یعنی وہ سوال کی گہرائی اور اس کے انداز کی جانب متوجہ نہیں ہوتے، سوال کو سمجھ کر اُس کا جواب دینے کی صلاحیت کی کمی طلبہ میں جابجا نظر آئی۔ پرچے میں دی جانے والی ہدایات کو بھی طلبہ نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جب کہ بورڈ کا اپنا ایک طریقہ کار ہے جس کے تحت ہر سوال کے لیے ایک مخصوص جگہ فراہم کی جاتی ہے تاکہ کم وقت میں طالبِ علم اپنے جواب کو بھرپور انداز میں تحریر کر سکے۔ درج ذیل میں طلبہ کے دیے گئے جوابات پر مبنی ایک جدول پیش کی جارہی ہے جو طلبہ کی کارکردگی کو ظاہر کرتی ہے۔

سوال نمبر 1: **حکیم محمد سعید نے سبق "پریٹوریا میں ایک شام" میں شہر "جوہانس برگ" کی نمایاں خوبیاں بیان کی ہیں۔ اس سبق کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے شہر کی ایک خوبی اور ایک خامی بیان کیجیے۔**

a: یہ ایک مختصر موضوعی سوال تھا۔ (CRQ)

بہترین	جملوں میں ربط اور تسلسل تھا، بہترین ذخیرہ الفاظ کا استعمال کیا، اس سوال کے جواب میں طلبہ نے اپنے شہر کی ایک خوبی کے ساتھ ساتھ خامی بھی تحریر کی۔
اوسط	خوبی تو لکھ ڈالی لیکن خامی تحریر نہیں کر سکے یا خامی بیان کی تو خوبی نہیں لکھی۔ غیر ضروری نکات بھی تحریر کیے۔
ناقص	سوال کو سمجھے بغیر" جوہانس برگ " کی یا پھر حکیم محمد سعید کے حوالے سے نکات لکھے۔

آپ کے نصاب میں شامل سبق "سفارشی طلب" میں مصنّف نے سفارشی لوگوں سے گلوخلاصی کا طریقہ بیان کیا ہے اگر آپ کا واسطہ سفارشی لوگوں سے پڑ جائے تو آپ ان سے بچنے کا کون سا طریقہ اختیار کریں گے؟ تحریر کیجیے۔

:b یہ ایک مختصر موضوعی سوال تھا۔(CRQ)

بہترین	اس سوال کے جواب میں طلبہ نے کوئی ایک واضح طریقہ سفارشی حضرات سے بچنے کا تحریر کیا، جملوں میں ربط اور تسلسل تھا، بہترین ذخیرہ الفاظ کا استعمال کیا۔
اوسط	طلبہ نے اس سوال کے جواب میں سفارشی لوگوں کے بارے میں نہیں لکھا کہ ان سے کیسے بچا جائے، جملوں میں ربط اور تسلسل تھا، بہترین ذخیرہ الفاظ کا استعمال کیا۔
ناقص	دونوں میں سے کسی بھی وضاحت نہیں کر سکے۔

سبق "نیلی جھیل" پڑھنے کے بعد آپ کے ذہن میں شفیق الرحمٰن کی نثر کی جو خصوصیات نمایاں طور پر ابھرتی ہیں ان میں سے کوئی تین خصوصیات تحریر کیجیے۔

:c یہ ایک مختصر موضوعی سوال تھا۔(CRQ)

بہترین	اس سوال کے جواب میں طلبہ نے مصنّف کی کوئی تین درست نثری خصوصیات لکھیں۔ بہترین ذخیرہ الفاظ کا استعمال کیا۔ جملوں میں ربط اور تسلسل تھا، لیکن الفاظ کا استعمال موضوع تھا۔
اوسط	سوال کے اعتبار سے طلبہ مصنّف کی کوئی دو خصوصیات ہی تحریر کر سکے۔ جملوں میں ربط اور تسلسل تھا، لیکن الفاظ کا استعمال موضوع نہیں تھا۔
ناقص	شفیق الرحمٰن کی نثر کی کوئی ایک خصوصیت لکھ سکے یا پھر اس سبق کے پیرائے میں کوئی ایک جملہ لکھ سکے۔

سوال نمبر 2

1۔ نگاہِ یار جسے آشنائے راز کرے **وہ اپنی خوبیِ قسمت پہ کیوں نہ ناز کرے**
2۔ ہونٹوں پہ کبھی ان کے مرا نام ہی آئے **آئے تو سہی ، برسرِ الزام ہی آئے**

درج بالا اشعار میں سے کسی ایک کی تشریح شاعر کے حوالے کے ساتھ کیجیے۔

:a یہ ایک مختصر موضوعی سوال تھا۔(CRQ)

بہترین	شاعر کا حوالہ تحریر کیا اور ساتھ ہی با معنی الفاظ کا سہارا لیتے ہوئے تشریح بھی لکھی۔ جملوں میں ربط اور تسلسل تھا، الفاظ کا استعمال تشریح کے مطابق کیا گیا تھا۔
اوسط	شاعر کا حوالہ درست نہیں لکھا لیکن تشریح اچھے انداز میں با معنی الفاظ کے ساتھ کی، جملوں میں ربط اور تسلسل تھا۔ الفاظ کا استعمال بھی مناسب تھا / تشریح اور مرکزی خیال میں فرق نہیں کر سکے۔
ناقص	شاعر کا حوالہ اور تشریح دونوں ہی غلط لکھی۔

"صنعتِ کنایہ" کی وضاحت کسی ایک مثال کے ذریعے کیجیے۔

b : یہ ایک مختصر موضوعی سوال تھا۔(CRQ)

بہترین	صنعتِ کنایہ کو درست مثال سے واضح کیا۔ جملوں میں ربط اور تسلسل بھی تھا۔
اوسط	کنایہ کی تعریف تحریر کی، مثال سے اسے واضح نہیں کیا۔ جملوں میں ربط اور تسلسل بھی تھا۔
ناقص	**نا تو تعریف لکھی اور نہ ہی کنایہ کو مثال سے واضح کیا۔ کچھ نے سوال حل کرنے کی زحمت بھی نہیں کی۔**

حسرتؔ موہانی کی غزل کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ بتائیے کہ ان کی یہ غزل عشقِ حقیقی کی ترجمانی کرتی ہے یا عشقِ مجازی کی دو دلائل کے ذریعے اپنی رائے کا اظہار کیجیے۔

c: یہ ایک مختصر موضوعی سوال تھا۔(CRQ)

بہترین	طلبہ نے اس سوال میں حسرتؔ کی اس غزل کو اپنی فہم کے مطابق مجازی یا حقیقی قرار دے کر دو دلائل کے ذریعے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ جملوں میں ربط اور تسلسل تھا، بہترین ذخیرہ الفاظ کا استعمال کیا۔
اوسط	طلبہ نے اس سوال میں حسرتؔ کی اس غزل کو اپنی فہم کے مطابق مجازی یا حقیقی قرار دے کر کسی ایک دلیل کے ذریعے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ جملوں میں ربط اور تسلسل تھا، الفاظ کا استعمال مناسب تھا۔
ناقص	طلبہ نے اس سوال میں حسرتؔ کی اس غزل کو اپنی فہم کے مطابق مجازی یا حقیقی تو قرار دے دیا لیکن دلیل دینے میں ناکام رہے۔

سوال نمبر 3

اردو نصاب میں شامل کتاب "مجموعہ نظم ونثر" پر ایک سیر حاصل تبصرہ تحریر کیجیے۔ دورانِ تبصرہ کتاب کے حوالے سے خامی، خوبی اور اپنی ذاتی رائے ضرور تحریر کیجیے۔

یہ ایک تفصیلی تحریری سوال تھا۔(ERQ)

بہترین	حصّہ نثر، حصّہ غزل کے عنوانات پر اپنی ذاتی رائے لکھی، کتاب کے دونوں حصّوں کو الگ الگ تبصرے میں شامل کیا، حصّہ نثر میں موجود مضامین کے بارے میں اپنی پسند وناپسند کی رائے تحریر کی، اپنی پسند وناپسند کے حوالے سے وجوہات تحریر کی، کتاب میں موجود مواد نظم و نثر کی توجیح تحریر کی، مواد نظم ونثر پر چیدہ چیدہ تبصرہ اپنے الفاظ میں کلیتاً تحریر کیے ، کم از کم 8 جملوں میں ربط و تسلسل بھی رکھا اور مواد کو بہتر انداز میں تحریر کیا۔
اوسط	درمیانے درجے کی تمہید لکھی، اپنی رائے کے اظہار کے لیے کم از کم 2 نکات تحریر کیے، صرف 1 خوبی اور 1 خامی لکھی، لیکن اپنی رائے کا اظہار کو بہتر انداز میں تحریر کیا۔ نوٹ: ربط و تسلسل، ذخیرہ الفاظ اور مجموعی تاثر میں کمی تھی۔
ناقص	تبصرہ کے کمانڈ ورڈ سے ناواقفیت کی بنا پر سوال کا جواب مناسب انداز میں نہیں لکھ سکے کتاب کے موضوعات سے طلبہ کی عدم واقفیت تھی، کچھ نے صرف نثر کو مرکز بنایا اور نظم کو یکسر نظر انداز کر دیا۔ خوبی اور خامی اور اپنی رائے کے اظہار کے لیے ذخیرہ الفاظ کی کمی تھی، جملوں میں ربط اور تسلسل کی کمی تھی۔

سوال نمبر 4

درج بالا تصویر کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے مناسب عنوان کے تحت ایک مضمون تحریر کیجیے جس میں حالیہ دور کے مسائل کی نشان دہی کی گئی ہو۔

ہدایات:

1. اپنی تحریر کا عنوان تجویز کیجیے۔
2. حالیہ واقعات کو مدِّ نظر رکھیے۔
3. طنز و مزاح کو اپنی تحریر کا حصّہ بنائیے۔

یہ ایک تفصیلی تحریری سوال تھا۔(ERQ)

بہترین	طلبہ نے ذخیرہ الفاظ کا موزوں استعمال کیا، طنز و مزاح کا استعمال اور حالات حاضرہ پر گہری نظر تھی، کم از کم چھے جملوں میں ربط و تسلسل، روداد کی ابتدا / تمہید پر موضوع سے مطابقت رکھتے ہوئے با معنی جملے / قول / شعر / کہاوت تحریر کیے، موزوں عنوان تحریر کیا، مضمون میں موضوع سے مطابقت رکھتے ہوئے کم از کم 2 پیراگراف تحریر کیے، طنز و مزاح کے حوالے سے کم از کم دو جملے لکھے، اپنی بات میں زور پیدا کرنے کے لیے کم از کم چار الفاظ تحریر کیے، غلطی سے پاک تحریر یا پھر صرف دو غلطیاں تھیں۔ مضمون کی ساخت سے واقف تھے۔
اوسط	خیالات بے شمار لیکن ربط و تسلسل کی کمی تھی، ساخت کمزور تھی، قواعد کی اغلاط بھی کی گئیں تھیں، ذخیرہ الفاظ کی

	کمی بھی تھی، طنز و مزاح کے حوالے کم از کم دو جملے لکھے، اپنی بات میں زور پیدا کرنے کے لیے کم از کم چار الفاظ تحریر کیے۔ مضمون کی ساخت سے واقفیت نظر آئی۔
ناقص	تصویر اور موضوع میں ربط نہ رکھ سکے املا کی اغلاط بے شمار، مضمون کی ساخت کا خیال نہ رکھ سکے، ذخیرہ الفاظ میں کمی کے باعث تحریر میں جان نہیں تھی، خیالات موجود لیکن اظہار کا انداز اچھا نہیں ہے، تذکیر تانیث کی بھی اغلاط ہیں۔

بزمِ طلبہ کے زیرِ اہتمام آپ اپنے اسکول میں ایک "مشاعرہ" منعقد کرانا چاہتے ہیں اس مشاعرے کے انعقاد کے لیے آپ اسکول کے ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس کے نام ایک درخواست تحریر کیجیے۔

سوال نمبر 5 یہ ایک تفصیلی تحریری سوال تھا۔(ERQ)

بہترین	ذخیرہ الفاظ کا موزوں استعمال کیا، کم از کم 4 جملوں میں ربط و تسلسل رکھا، اپنی بات میں زور پیدا کرنے کے لیے کم از کم چار الفاظ تحریر کیے، غلطی سے پاک تحریر یا پھر صرف دو غلطیاں تھیں۔ رسمی خط کا انداز تھا، اور خط کے درست اجزا تحریر کیے،
اوسط	،ساخت کمزور تھی،، ذخیرہ الفاظ میں کمی بھی تھی، اپنی بات میں زور پیدا کرنے کے لیے کم از کم چار الفاظ تحریر کیے۔ غیر رسمی خط کا بھرپور انداز اختیار نہیں کیا تھا، املا کی اغلاط بھی موجود تھیں۔
ناقص	بنیادی نقص خط کے خاکے میں تھا خط کو درخواست کے انداز میں لکھا، رسمی خط کے تناظر میں تکلفانہ انداز کو نہیں اپنایا، قواعد کی اغلاط بھی کی گئیں تھیں، القاب و آداب بھی درست نہیں استعمال کیے، خط کے آخر میں طلبہ نے اپنا نام اور اسکول کا نام بھی لکھا۔